السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ہسپتال میں بطور منتظم تعینات ہوں، ملازمین نے اپنی سہولت کےلئے میں گیٹ کے سامنے ایک کمرہ برائے ادائیگی نماز تعمیر کیا۔ اب ہم ایک وسیع جگہ پر برلب سڑک مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں، اب وہ کمرہ جو ادائیگی نماز کی غرض سے تعمیر کیا تھا، اسے منہدم کیا جاسکتا ہے یا نہیں، کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی طور پر مساجد کی تین اقسام ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا ہے، جہاں بھی دوران سفر نماز کا وقت ہوجائے وہاں نماز ادا کرلی جائے۔[1]

اس حدیث کے مطابق تمام روئے زمین کو حکمی طور پر مسجد قرار دیا گیا ہے، اس کے وہ احکام نہیں جو عام مساجد کے ہوتے ہیں۔

2 ایک مسجد وہ ہوتی ہے جو گھر کے کسی کونے یا زرعی زمین کے کسی حصہ کو سہولت کے پیش نظر مسجد قرار دے لیا جاتا ہے جیسا کہ ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے ایک کونے کو نماز پڑھنے کےلئے مسجد قرار دے لیا تھا۔[2]

اس قسم کی مساجد کو بھی گھر یا زمین کا مالک جب چاہے ختم کرسکتا ہے اور اسے اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔

3 وہ مساجد جن میں اذان وجماعت اور جمعہ کا اہتمام ہوتا ہے اور اس کی زمین بھی باقاعدہ وقف ہوتی ہے۔ اس قسم کی مساجد میں بیع، وراثت اور ہبہ نہیں چل سکتا۔ نیز یہ مساجد بھی جب آبادی کے اُٹھ جانے سے ویران یا بے آباد ہوجائیں یا اس سے وہ مقاصد پورے نہ ہورہے ہوں جو تعمیر مسجد کے پیش نظر ہوتے ہیں تو ایسے حالات میں اس مسجد کو دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں پہلی مسجد کے سازوسامان کو دوسری مسجد میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ نے اس کے متعلق بڑی تفصیل سے گفتگو کی ہے، آپ فرماتے ہیں: وقف، جب وقف رہے تو دو وجہ سے اس میں تبدیلی کی جاسکتی ہے:

1 کسی اہم ضرورت کے پیش نظر اسے ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل کیا جاسکتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی ایک مسجد کو دوسری جگہ منتقل کردیا تھا۔[3]

2 کسی خاص مصلحت کی بناء پر اسے تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شارع عام تنگ ہونے کی وجہ سے مسجد کا کچھ حصہ راستہ میں شامل کردیا تھا۔[4]

صورت مسؤلہ میں مسجد کی دوسری قسم معلوم ہوتی ہے، اسے انتظامیہ جب چاہے تبدیل کرسکتی ہے اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔ اگر تیسری قسم ہو تو بھی اس میں تبدیلی کی گنجائش موجود ہے، خاص طور پر جب مریضوں کے آنے جانے میں وہ رکاوٹ کا باعث ہو۔ بہتر ہے کہ یہ مسئلہ افہام وتفہیم سے حل کیا جائے تاکہ وہاں کوئی فتنہ وفساد کھڑا نہ ہو۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، التیمم: ۳۳۵۔

[2] صحیح بخاری، الصلوۃ: ۴۲۵۔

[3] فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۲۱۶ ج ۳۱۔

[4] فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۲۶۵ ج ۳۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث